عمر بن عبدالعزیز اور اورنگ زیب عالمگیر جیسے حکمرانوں کی طرح یاد رکھ سکیں۔ سابق وزیراعظم نواز شریف کا یہ انجام بد اور عبرت انگیز زوال گویا اس شعر کا صحیح مصداق ہے۔

تو منکرِ قانونِ مکافاتِ عمل تھا  لے دیکھ تیرا عرصہ محشر بھی یہیں ہے

## دار العلوم حقانیہ کی عظیم خدمات اور مغربی میڈیا کے نمائندوں کی لگاتار آمد

الحمدللہ دار العلوم حقانیہ اور حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مد ظلہ کی عظیم خدمات کا سلسلہ روز بروز پھیلتا چلا جارہا ہے اور پوری دنیا اس بات کی معترف ہو چکی ہے کہ اس دینی، تعلیمی درسگاہ نے ایک بڑا انقلاب برپا کر دیا ہے۔ یہ انقلاب تعلیمی، دینی، تربیتی، دعوتی، سیاسی اور دیگر شعبوں میں کامیاب رہا ہے۔ پھر خصوصاً روس کے خلاف جہاد افغانستان کے بارے میں اسکا تاریخی کردار کسی سے ڈھکا چھپا نہیں اور بعد میں تحریک طالبان کے احیائ اور اسکے پنپنے، پھیلانے میں اس مادر علمی نے اپنے لائق فرزندوں کی ہر ممکن مدد اور رہنمائی کی ہے اور تاہنوز جاری ہے۔

مغربی میڈیا کے نمائندے گزشتہ تین چار سال سے دار العلوم حقانیہ دیکھنے اور حضرت مولانا مد ظلہ سے انٹرویوز ریکارڈ کرنے کیلئے شب و روز دھڑا دھڑ آ رہے ہیں۔ انکی آنکھیں دار العلوم کی عظیم خدمات سے چندھیا گئی ہیں۔ اور وہ اُس حقیقت کی تلاش میں سرگرداں ہیں کہ آخر وہ کونسا نظام تعلیم اور مقدس جذبہ ہے جو طلباء یہاں سے سیکھ کر پوری دنیا میں زور و شور سے پھیلا رہے ہیں اور یہاں کے طلبائ نے دنیا کی کئی سو برس کے بعد ایک مکمل آزاد اور خود مختار اسلامی حکومت نہ صرف قائم کی بلکہ گزشتہ کئی برسوں سے نہایت ذمہ دارانہ انداز میں اسکی باگ ڈور اور ملکی نصب و نسق احسن طریقے سے سرانجام دے رہے ہیں۔ دار العلوم حقانیہ کے اربابِ حل و عقد اور حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مد ظلہ کا شروع دن ہی سے ان اخباری نمائندوں کے بارے میں بڑا اچھا موقف تھا اور وسیع النظر نقطۂ نظر رہا ہے اور یہاں پر کوئی منفی یا تخریب کارانہ یا جنگی ٹریننگ نہیں دی جارہی اسی لئے دار العلوم کے دروازے دنیا بھر کے میڈیا کیلئے شروع دن سے ہی کھلے ہیں۔

مغربی میڈیا اور پالیسی ساز ادارے دینی مدارس، تحریک طالبان اور اسلام کے بارے میں آئے روز غلط اور منفی پروپیگنڈہ جاری رکھے ہوئے ہیں۔ اس کھلی اجازت اور دارالعلوم کے تعاون نے کافی حد تک مغرب میں دینی مدارس، تحریک طالبان اور مسلمانوں کے بارے میں اچھی خاصی فضا ہموار کر دی ہے اور ہم یہ تعاون اس لئے بھی کر رہے ہیں کہ اس سے پہلے مغرب اور امریکہ میں یکطرفہ غلط پروپیگنڈہ کیا جارہا تھا، کم سے کم اس تعاون سے دینی مدارس کی آواز بھی اہل مغرب تک پہنچ گئی۔ اسلام اور طالبان کا موقف یہود و نصاریٰ اور دیگر اقوام کے سامنے مثبت اور صحیح انداز میں پیش کرنا، دعوت تبلیغ اور اصلاح و ارشاد کا ایک اہم شعبہ سمجھتے ہیں۔ گو کہ بعض حضرات مغربی میڈیا کی آمد پر ناخوش بھی ہیں لیکن حقیقت میں عہد حاضر اور اکیسویں صدی مواصلات اور میڈیا کا ہے اور یہی جدید زمانے کے ہتھیار ہیں۔ یہود اور نصاریٰ کو مسلمانوں پر برتری اسی میڈیا کے ذریعے حاصل ہوئی ہے۔ مسلمانوں کو بھی چاہیے کہ وہ زیادہ سے زیادہ موثر اور بھرپور علمی انداز میں مغرب کے میڈیا کا مقابلہ انہی کے ہتھیاروں سے کریں جیسا کہ ماضی میں مسلمانوں نے یونانی منطق اور فلسفے سے انکا مقابلہ کیا تھا۔ تب ہی انہیں معاشرہ میں جائز مقام ملے گا۔

نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے اے ہندوستاں والو  تمہاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں

---

## دینی مدارس کیخلاف حکومتی اقدامات، دارالعلوم حقانیہ میں ۳۰ اپریل کو اہم اجلاس

ملک میں حالیہ فرقہ واریت کی لہر کے اٹھنے کی آڑ میں حکومت کے بعض وزراء اپنی نااہلی کو چھپانے کیلئے دینی مدارس کے بارے میں منفی پروپیگنڈہ جاری رکھے ہوئے ہیں اور اسی طرح امریکی صدر کے دباؤ کے نتیجہ میں بھی آئے روز اربابِ مدارس کو تنگ کیا جارہا ہے۔ ان حالات میں کافی عرصہ سے مختلف دینی حلقے سنجیدگی کیساتھ سوچ رہے تھے کہ ان اقدامات کیخلاف ام المدارس دارالعلوم حقانیہ کے اربابِ حل و عقد کوئی سنجیدہ اور اہم لائحہ عمل طے کریں۔ اسی سلسلے میں ۳۰ اپریل کو حضرت مولانا سمیع الحق صاحب نے تمام مہتممین حضرات کو اس اہم اجلاس میں شرکت کی دعوت دی ہے۔ یہ اجلاس ۳۰ اپریل کو صبح ۱۰ بجے دارالعلوم کے ایوانِ شریعت ہال میں منعقد کیا جائے گا۔ اس اعلان کو بھی دعوت نامہ سمجھا جائے۔ یہ اجلاس غیر سیاسی بنیادوں پر ہو رہا ہے۔